جلد ۲۹ | ۲ ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۱۱ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ ھ | ۲ ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴۹

مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اصرار

اس وقت جبکہ دنیا موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ ملکوں اور قوموں پر عظیم الشان تغیرات آرہے ہیں۔ شاہ گدا اور محلات کھنڈرات میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہیں۔ خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ہندو مسلمان جس دوراندیشی اور رواداری سے کام لے کر اپنی حفاظت کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کے واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے:۔

صوبہ مدراس کے ایک مقام نیلور کے ہندوؤں کو اس بات پر اصرار تھا کہ انہیں مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے جلوس نکالنے کی اجازت دی جائے۔ جب یہ اصرار حد سے بڑھ گیا۔ تو ہندوؤں نے اس کے لئے عدالت میں درخواست دی۔ اور عدالت نے ہندوؤں کے حق میں یہ فیصلہ دے دیا۔ کہ وہ مسجد کے سامنے سے باجہ کے ساتھ جلوس نکالنے کا حق رکھتے ہیں:۔ اس کے بعد باوجود اس کے کہ ہندو مسلمانوں میں کشمکش بہت زیادہ بڑھ گئی اور فرقہ وارانہ کشیدگی نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ ہندوؤں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دی۔ کہ دیوانی عدالت نے مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے جلوس لیجانے کا جو حق دیا ہے۔ اس کی حفاظت کی جائے۔ کیونکہ وہ جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے نیلور میونسپلٹی کی حدود میں دو ماہ کے لئے جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہندو اس پر بھی مسجد کے سامنے باجا بجانے کی ضد سے باز نہ آئے۔ بلکہ انہوں نے مدراس ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی اسے خارج کرتے ہوئے فاضل جج نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے پیش نظر ہندوؤں کے اس حق کی حفاظت کے لئے فوج کی پلٹن کی ضرورت ہوگی۔ جب تک امن وضبط قائم نہیں ہو جاتا۔ ہندوؤں کے اس حق کو معطل رہنا چاہیئے۔

ذرا غور فرمائیے۔ کسی مسجد کے سامنے باجا بجانا ہندوؤں کی کوئی مذہبی تقریب نہیں نہ ان کا مذہبی فرض ہے۔ مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ جس کے پاس شور مچانے سے ان کی عبادت میں خلل واقع ہوتا ہے پس اگر ہندو صاحبان اس امر کو پیش نظر رکھکر عبادت کے اوقات میں مسجد کے پاس خود ہی باجا بند کر دیں۔ تو ان کا کوئی حرج نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر ہندوؤں کا جلوس ایسے وقت میں گزر رہا ہو۔ جبکہ کسی نماز کا وقت نہ ہو تو مسلمانوں کو اس کے گزرنے پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ اور آپس کے تعلقات کو کشیدہ بنانے سے بچنا چاہیئے۔ لیکن افسوس کہ اتنی معمولی معمولی باتیں ہندو مسلمان اپنی بدقسمتی سے سمجھ ہی نہیں سکتے۔ یا انہیں سمجھانے والا ہی کوئی نہیں

یہ بطور مثال ایک واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ اس قسم کی کشمکش کی بیسیوں مثالیں ہر صوبہ اور قریباً ہر شہر میں مل سکتی ہیں۔ ایک طرف تو یہ حالات ہیں۔ اور دوسری طرف یہ شور مچایا جا رہا ہے۔ کہ اٹلانٹک چارٹر میں مسٹر چرچل اور مسٹر روز ویلٹ نے دنیا کے جن ملکوں کی آزادی بحال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان میں ہندوستان کو کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ ہندوستان بھی اس بات کا مستحق ہے۔ کہ جنگ کے بعد اسے مکمل آزادی دے دی جائے۔ اس بارے میں غم وغصہ کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے جلسوں میں تیز وتند تقریریں بھی کی جا رہی ہیں۔ اخباروں میں تلخ وترش مضامین بھی لکھے جا رہے ہیں۔ اسمبلی میں سوالات بھی پوچھے جا رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ گریبان میں مونہہ ڈال کر دیکھنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اور اتنی موٹی بات سمجھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ کہ آزادی مانگنے اور گداگروں کی طرح ہاتھ پھیلانے سے نہیں ملا کرتی۔ بلکہ اپنے اندر قابلیت پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس قابلیت میں سب سے اعلےٰ پایہ ملکی اتحاد۔ اور قلیل التعداد اقوام سے نہ صرف انصاف بلکہ حسن سلوک کو حاصل ہے۔ مگر یہی چیزیں ایسی ہیں۔ جو ہندوستان میں مفقود ہیں:۔

ان حالات میں سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ آپس میں رواداری اور اتحاد پیدا کیا جائے۔ کسی کے مذہبی۔ اور معاشرتی معاملات میں دخل نہ دیا جائے۔ کسی کے پیشواؤں۔ اور مذہبی بزرگوں کی ہتک نہ کی جائے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان کا ادب اور احترام ملحوظ رکھا جائے۔ ایک دوسرے کی مذہبی تقریبوں میں شمولیت اختیار کی جائے۔ اور خاص کر ایسے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں مذہبی پیشواؤں کی خوبیاں۔ اور ان کی دنیا کے لئے قربانیاں بیان کی جائیں۔ اس طرح ایک ایسی فضا پیدا ہو جائے گی۔ کہ ہندوستان ترقی اور آزادی کی طرف بسرعت قدم بڑھا سکے گا۔ ورنہ بحالات موجودہ اول تو آزادی کا ملنا ہی محال ہے۔ اور اگر تغیرات زمانہ کے ماتحت مل بھی جائے۔ تو وہ ایسی ہی ہوگی۔ جیسی کسی نادان بچہ کے ہاتھ میں تلوار:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ اخاء ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۵½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ آج بھی بوجہ کمزوری طبع حضور نے خطبہ جمعہ ممبر پر بیٹھ کر پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل جالندہری مبلغ جاپان کل دس بجے کی گاڑی سے پہونچے۔ اسٹیشن پر استقبال کے لئے بہت سے اصحاب موجود تھے۔

آج صبح دفتر تحریک جدید نے شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ چین۔ ملک عزیز احمد صاحب مبلغ جاوا۔ مولوی محمد الدین صاحب مبلغ ریاست ہائے بلقان اور مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ جاپان کے اعزاز میں دعوت چاء دی۔ مجاہدین تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا۔ جس کے جواب میں مذکورہ بالا اصحاب نے مختصر مگر تبلیغی امور پر مشتمل اہم تقریریں کیں۔ آخر میں جناب چودہری فتح محمد صاحب نے بحیثیت صدر جلسہ تبلیغ کے متعلق نہائت ضروری ہدایات پر مشتمل تقریر کی۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

ایک مجاہد دین کی سات سال بعد اپنے وطن کو واپسی

برادر عزیز صدر الدین یحیٰ صاحب جو جزیرہ سیلے بیز سے تعلیم دین حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے ہوئے تھے۔ سات سال تعلیم پانے کے بعد اب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ جاوا کے ہمراہ ۲ نومبر کو واپس جا رہے ہیں۔ تاکہ اپنے وطن میں تبلیغ احمدیت کریں۔ اس موقعہ پر انہوں نے میری تحریک سے نہائت مختصر طور پر جو اپنے جذبات تحریر کئے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ احباب کرام اس نوجوان اور مخلص مجاہد کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ (ایڈیٹر)

مجھے بچپن سے ہی خواہش تھی کہ سچے مذہب کو معلوم کروں۔ ابھی میں بچہ ہی تھا۔ کہ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا۔ اور ساتھ ہی یہ کہ آپ نے مجھے فرمایا تم میری طرف آؤ۔ میں تمہیں ایسی تعلیم بتاتا ہوں۔ جس کے ذریعہ تم خدا تک پہونچ سکتے ہو۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ جب میں اپنے وطن شمالی سیلے بیز سے جاوا میں کالج میں تعلیم حاصل کرنے گیا۔ تو اسی دوران میں وہاں مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا سے میری ملاقات ہوئی۔ وہ مجھے تبلیغ کرتے رہے۔ جب میں نے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی۔ تو مجھے معاً اپنے بچپن کا رویا یاد آ گیا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل ہو بہو وہی تھی جو میں نے کئی سال پیشتر رویا میں دیکھی تھی۔ اس کے بعد میں احمدی ہو گیا۔ اور پھر جماعت نے مجھے ایک رسالہ جاری کرنے کی تحریک کی۔ چنانچہ میں نے [illegible] یعنی نور الاسلام رسالہ جاری کیا۔ قریباً ایک سال وہاں بسر کرنے کے بعد میں مزید دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قادیان آیا۔ یہاں آ کر میں نے تین زبانیں یعنی عربی۔ اردو اور انگریزی سیکھیں۔ میں جامعہ احمدیہ درجہ ثانیہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آپ کو مولوی فاضل کا کورس ختم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اب میں قادیان کی مقدس بستی میں سات سال بسر کرنے کے بعد اپنے وطن سیلے بیز واپس جا رہا ہوں۔ وہاں اس وقت تک احمدیت کی تبلیغ نہیں پہونچی۔ میری یہ شدید خواہش ہے۔ کہ کسی طرح میرا وطن بھی آفتاب صداقت کے نور سے منور ہو کر خدا کی خوشنودی حاصل کرے۔ اسی غرض سے میں اپنے وطن جا رہا ہوں۔ ایک طرف قادیان کی محبت اور بزرگوں کی جدائی میرے دل کی گہرائیوں میں بے پناہ جذبات پیدا کر رہی ہے۔ اور دوسری طرف میرا دل اس خوشی سے لبریز ہے۔ کہ میں اپنے وطن کے پیاسوں کو زندگی بخش پانی کی طرف راہ نمائی کروں۔

پس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور باقی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے پیغام حق پہونچانے کی اور اہل وطن کو یہ پیغام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے وقتاً فوقتاً قادیان دارالامان کی پاک بستی میں آنے کا شرف عطا فرمائے۔ والسلام خاکسار طالب دعا صدر الدین یحیٰ پنتو آف سیلے بیز ڈچ ایسٹ انڈیز

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد احباب جماعت کو

صاحبزادی سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے رخصتانہ اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی شادی کے متعلق

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری لڑکی عزیزہ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالےٰ کا نکاح عزیزم مرزا حمید احمد سلمہ اللہ تعالےٰ سے ہو چکا ہے۔ اب ۹ نومبر کو عزیزہ کے رخصتانہ کا فیصلہ ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ یہ نکاح مبارک ہو۔ خصوصاً ۹ نومبر کو عصر اور مغرب کی نمازمیں دعا کی جائے۔ کیونکہ یہ رخصتانہ کا وقت ہوگا۔

اسی طرح عزیزم مرزا منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کا نکاح برادرم نواب محمد علی خان صاحب و ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کی لڑکی عزیزہ محمودہ بیگم سے ہو چکا ہے۔ اب پندرہ ۱۵ نومبر کو عزیزہ کا رخصتانہ حاصل کرنے کے لئے عزیزم مرزا منور احمد سلمہ اللہ تعالےٰ جائیں گے۔ اس تقریب کے مبارک ہونے کے لئے بھی دوست دعا کریں۔ خصوصاً پندرہ ۱۵ نومبر کے دن۔ تا اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بھی مبارک کرے

جزاکم اللہ احسن الجزاء واعطا اولادکم ما تطلبون منہ لاولادی۔ والسلام

خاکسار:- مرزا محمود احمد

۳۱ اخاء ۱۳۲۰ ہش

مبلغ جاوا کی روانگی کے متعلق اعلان

ملک عزیز احمد صاحب مبلغ جاوا معہ اہلیہ بروز اتوار ۲ نومبر ۱۹۴۱ء سہ پہر کو ۳-۱۰ والی گاڑی سے جاوا کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور امرتسر سے کلکتہ میل میں ۷ بجے شام سوار ہوں گے۔ احباب سلسلہ پنجاب میل (کلکتہ میل) سے اوقات دیکھ کر اسٹیشنوں پر اپنے مبلغ کو رخصت فرمائیں۔ سیکرٹری بیرونی مشنز تحریک جدید

84

احمدیت کے متعلق چند شبہات کا ازالہ

مکرمی میاں محمد حسین صاحب پٹیالہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ نے ۱۵ ستمبر کو ایک مکتوب بسیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور ارسال کیا۔ جو اخبار "پیغام صلح" ۲۴ ستمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ نے اپنے خط میں چار شبہات ذکر کئے ہیں۔ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ذیل میں ان شبہات کے جوابات درج کرتا ہوں۔ آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے "ارادت وعقیدت" کا بھی اظہار کیا ہے۔ مگر آپ کا طرز تحریر اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ مقام افسوس ہے کہ جونہی آپ کو نظام سلسلہ کی خلاف ورزی کے ارتکاب کے باعث سزا دی گئی آپ اہل پیغام کے شبہات کا شکار ہونے لگے۔ حالانکہ ان تمام امور کا جواب ہمارے لٹریچر میں متعدد مرتبہ آ چکا ہے۔ کاش آپ توجہ سے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ بہرحال آپ کے سوالات کے نمبروار جواب درج ذیل ہیں:-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوٰئ نبوت

آپ نے تحریر کیا ہے "میرا پہلا شبہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی نبوت کا دعوےٰ نہیں فرمایا"۔ مگر اس شبہ کی تفصیل کرتے ہوئے آپ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ کا دعوےٰ ابتداء سے آخر تک ایک ہی رہا ہے۔ اور وہ محدثیت والی نبوت کا ہے"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ تو بے شک فرمایا۔ مگر وہ نبوت محض محدثیت والی نبوت ہے گویا اب زیر بحث دعوئ نبوت کا ثبوت وعدم ثبوت نہیں۔ بلکہ یہ کہ جس نبوت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا۔ اور ہمیشہ فرماتے رہے۔ کیا وہ محدثیت تک محدود ہے۔ یا اس سے زیادہ کوئی اور چیز ہے۔ پہلی صورت میں آپ زمرۂ محدثین میں سے ایک محدث ثابت ہوں گے۔ اور دوسری صورت میں آپ ان سے ممتاز اور نبوت کے منصب پر سرفراز تسلیم کئے جائیں گے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی ص۲۸۔ حاشیہ)

ظاہر ہے۔ کہ اس عبارت میں فقرہ "اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی" کی بجائے "اور ایک وہ بھی ہوا جو محدث ہے" ہرگز رکھا نہیں جا سکتا۔ واقعات اور عبارت اس کی تردید کر رہے ہیں:-

(ب) "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

اس صریح عبارت کے بعد ایک سچے احمدی کے لئے دو ہی راستے ہو سکتے ہیں۔ یا تو وہ یہ مانے۔ کہ جس نبوت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا ہے وہ محدثوں والی نبوت نہیں۔ تب ہی تو آپ اس میں منفرد ہیں۔ یا وہ یہ کہے۔ کہ امت محمدیہ میں آج تک صرف ایک ہی محدث ہوا ہے دوسرا راستہ سراسر غلط اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کھلی تحریرات کے خلاف ہوگا۔ پس ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت محض محدثیت والی نبوت نہیں۔ بلکہ نبیوں والی نبوت ہے۔

(ج) "خدا تعالےٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالےٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے۔ کہ امام حسینؓ کو اس سے کیا نسبت ہے"۔ (نزول المسیح ص۴۸)

خدارا سوچئے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت ورسالت محض محدثیت والی نبوت ہے۔ تو حضرت امام حسینؓ کو آپ سے کیوں کوئی نسبت نہیں؟ جبکہ حضور نے خود فرمایا ہے "حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے۔ اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے"۔ (فتاوے احمدیہ حصہ دوم ص۱۷)

پس معلوم ہوا۔ مسیح موعودؑ کی نبوت محدثیت والی نبوت نہیں تھی۔ اس وقت ان تینوں حوالوں پر ہی اکتفا کرتا ہوں کیونکہ اختصار مدنظر ہے۔ ان سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس نبوت کا دعویٰ فرمایا (ایسا دعوےٰ فرمانا آپ کو بھی مسلّم ہے) وہ صرف محدثیت تک محدود نہیں تھی۔ ایسا خیال کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پر عدم تدبر کا نتیجہ ہوگا۔

دعوئ نبوت کی بنیاد

آپ اپنے خط میں لکھتے ہیں "ہمارے موجودہ عقائد کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ نبوت کی بنیاد آپ کی تبدیلئ عقیدہ پر ہے۔ مگر اس تبدیلئ عقیدہ کا آپ کی تصنیفات میں کہیں ثبوت نہیں ملتا"۔ مکرمی میاں صاحب! آپ نے اس جگہ سخت ٹھوکر کھائی ہے جماعت احمدیہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی ماننے کی بنیاد وہ قطعی اور یقینی وحی ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے بار بار اور تواتر سے حضور کو نبی قرار دیا ہے۔ حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

(ب) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں"۔ (مکتوب اخبار عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء) پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ نبوت کی بنیاد خدا کی یقینی وحی ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔

تبدیلئ عقیدہ کے نظریہ کا بنیادی حوالہ

جماعت احمدیہ بطور واقعہ اس بات کو مانتی ہے۔ کہ صرف تعریف نبوت کے متعلق اللہ تعالےٰ کی متواتر وحی کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقطۂ نگاہ میں تبدیلی ہوئی۔ میں حیران ہوں۔ کہ آپ نے کس طرح یہ لکھ دیا۔ کہ "اس تبدیلئ عقیدہ کا آپ کی تصنیفات میں کہیں ثبوت نہیں ملتا"۔ کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:-

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۴۹-۱۵۰)

اس حوالہ پر ذرا سا تدبر کرنے سے کھل جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عقیدہ میں تبدیلی ضرور ہوئی ہے۔ اور وہ عقیدہ یہ تھا کہ مسیح ابن مریم نبی ہے۔ اور میں نبی نہیں ہوں۔ پھر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ وہ تبدیلی خدا کی متواتر وحی اور صریح الہامات کے ذریعہ ہوئی ہے۔ نیز اس تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آپ کو عام طور پر نبی قرار دینے لگ گئے۔ اور آپ نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے "تمام شان میں بہت بڑھ کر" ہونے کا اعلان فرمایا۔ یا ہاں یہ نتیجہ نہیں ہوا تھا۔ کہ آپ نے حضرت مسیح ابن مریم کی نبوت کا انکار کر دیا ہو۔

یہ امور اصل عبارت اور اس کے سیاق وسباق سے روز روشن کی طرح ثابت ہیں۔ میں اس جگہ ہر انصاف پسند سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ غور کرے ایسی واضح عبارت کے باوجود اگر غیر مبایعین کسی سے یہ کہلا لیں۔ کہ "اس تبدیلی عقیدہ کا آپ کی تصنیفات میں کہیں ثبوت نہیں ملتا" تو اس کی سادہ لوحی کس قدر افسوسناک ہے۔

صرف تعریف نبوت میں تبدیلی ہوئی

بعض لوگ "تبدیلی عقیدہ" کا لفظ سنکر تصور کر لیتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تیرہ سال تک اپنے دعوے کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ حالانکہ یہ سراسر باطل ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہرگز یہ اعتقاد نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیگر ماموران الٰہی کی طرح ابتدا ہی سے اپنے دعوے کو خوب سمجھتے تھے۔ آپ ماموریت کے روز اول سے لے کر وصال کی ساعت تک یہی فرماتے رہے کہ (ا) مجھ سے اللہ تعالےٰ بکثرت مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ (ب) اللہ تعالےٰ مجھ پر کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار کرتا ہے (ج) اللہ تعالےٰ اپنی وحی میں میرا نام نبی اور رسول رکھتا ہے اور اس نے مجھے اسلام کے احیاء کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ دعوے کی اس تفصیلی کیفیت میں کبھی اور کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ اس نفس دعوے میں کسی تبدیلی کی قائل ہے۔ ۱۹۱۵ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تحریر فرما چکے ہیں۔ "غرضکہ اپنے دعوے کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے تو آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ہمیشہ ایک ہی بیان شائع کرتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی جاتی ہے۔ جو انذار وتبشیر کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ نے کبھی بھی اپنی نبوت سے انکار نہیں کیا۔" (حقیقۃ النبوۃ صہ ۱۳۱) پس نفس دعوے ایک ہی رہا۔ اس میں کسی طرح کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ہاں اگر یہ سوال ہو کہ حقیقۃ الوحی کے متذکرہ بالا اقتباس میں جس تبدیلی کا ذکر ہے۔ وہ کیا ہے تو غور سے سننا چاہیئے۔ کہ وہ تبدیلی صرف تعریف نبوت اور تسمیہ کی ہے۔ اوائل میں (جسکا امتداد سنہ ۱۸۹۹ء تک پہونچتا ہے) حضرت اقدس مروجہ عقیدہ کے مطابق خیال فرماتے تھے۔ کہ نبی کے لئے شریعت لانا یا اس میں ترمیم کرنا یا کم ازکم براہ راست اور مستقل ہونا شرط ہے (خط الحکم ۱۷ اگست سنہ ۱۸۹۹ء) اس لئے اپنے دعوے کی مندرجہ بالا تینوں شقوں کے اعلان کے باوجود اپنے مقام کا نام بالصراحت نبوت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اسے جزئی نبوت یا محدثیت والی نبوت قرار دیتے تھے۔ اور اس عقیدہ کا لازمی نتیجہ تھا۔ کہ مسیح ناصری پر جو نبی اللہ ہیں اپنی فضیلت کو محض جزئی فضیلت تک محدود سمجھتے تھے۔ جو ایک غیر نبی کو نبی پر ہو سکتی ہے۔ لیکن بعد ازاں متواتر وحی سے آپ پر کھل گیا۔ اور آپ نے تحریر فرمایا کہ (الف) "میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی وقطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔" (تجلیات الٰہیہ صہ ۲۶)

(ب) "نبی کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔" (ضمیمہ براہین پنجم صہ ۱۳۸) (ج) "خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہونچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے۔" (الحکم ۶ مئی سنہ ۱۹۰۸ء)

اس بناء پر آپ نے اپنے مقام کا نام نبوت قرار دیا۔ اور بکثرت وبصراحت اپنے لئے تحریر وتقریر میں نبی اور رسول کا لفظ بیان فرمایا۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح ناصری سے افضلیت مطلقہ کا بھی دعوے فرمایا۔ غرض تبدیلی عقیدہ سے مراد محض نام اور تعریف کی تبدیلی ہے۔ اصل دعوے اور اس کی تفصیلی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

اعجاز احمدی کے اقتباسات کا مطلب

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اعجاز احمدی سے حسب ذیل دو عبارتیں نقل کی ہیں (ا) "اور بعض کا خیال ہے کہ اگر کسی الہام کے سمجھنے میں غلطی ہو جائے تو امان اٹھ جاتا ہے۔ اور شک پڑ جاتا ہے کہ شائد اس نبی یا رسول یا محدث نے اپنے دعوے میں بھی دھوکا کھایا ہو۔ یہ سراسر سفسطہ ہے۔" (صہ ۲۴) (۲) "ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعوے کے متعلق اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے۔ اور اس میں اس قدر تواتر ہوتا ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا" (صہ ۲۵) اور پھر لکھا ہے کہ "ماموران الٰہی کو اپنا دعوے سمجھنے میں کبھی غلطی نہیں ہوتی۔ ... عقل سلیم بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ مامور کو اپنی اٹکلوں پر نہ چھوڑا جائے۔"

اس کے جواب میں واضح رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا دعوے سمجھنے میں ہرگز دھوکا نہیں ہوا۔ اور نہ خدا نے آپ کو اپنی اٹکلوں پر چھوڑا بلکہ متواتر اور بکثرت وحی سے ایک روشن شاہراہ پر قائم کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نفس دعوے میں کسی غلطی کے ہم ہرگز قائل نہیں جیسا کہ سطور بالا میں بوضاحت لکھ چکا ہوں۔ ہاں سنت انبیاء کے مطابق جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ کان یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر فیہ بشئی (شمائل ترمذی صہ ۲)۔ یعنی جب تک کسی بات میں بصراحت حکم نہ دیئے جائیں۔ اہل کتاب سے موافقت فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تعریف نبوت میں مروجہ عقیدہ کے قائل تھے جسے صریح اور متواتر وحی الٰہی کی روشنی نے تبدیل کر دیا۔ اتنی سی بات کو نفس دعوے میں غلطی قرار دینا کوتاہ بینی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقام یعنی پوزیشن اور کام کے لحاظ سے ماموریت کے روز اول سے آخر تک ایک ہی بیان پر قائم رہے ہیں۔

آپ کے سمجھانے کے لئے کہتا ہوں کہ اعجاز احمدی صہ ۲۴ پر تو "نبی یا رسول یا محدث" کا لفظ آیا ہے غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو محدث مانتے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "یہ عجیب بات ہے کہ جب بانی سلسلہ احمدیہ نے مجدد ہونے کا دعوے کیا تو اس دعوے کے اندر ہی دو لفظ موجود تھے۔ جن سے آپ کا مسیح موعود ہونا ثابت ہوتا تھا۔ حالانکہ اس کا انکشاف آپ پر کوئی سات آٹھ سال بعد ہوا۔" (تحریک احمدیت صہ ۵۹) اب آپ غور فرمائیں کہ دعوے کو نزدیک سے دکھلائے جانے کے باوجود مسیح موعود ہونے کا ۷، ۸ سال بعد انکشاف ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا جب سطحی مفہوم کو لے کر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ اسی کے ماتحت آپ حضور کے دعوے مسیح موعود کا بھی نہ انکار کر دیں گے۔ یہ ساری خرابی اس لئے لازم آتی ہے۔ کہ آپ اصل دعوے اور دعوے کے تسمیہ میں فرق نہیں سمجھتے۔ حالانکہ یہ بالکل واضح بات ہے ماموریت کے دعوے کو نہ سمجھنے سے اور اپنے مقام کی حقیقت کے متعلق دھوکا کھانے سے بے شک امان اٹھ جاتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں نہ ایسا ہوا۔ اور نہ جماعت احمدیہ اس کی قائل ہے۔

امتی نبی کا مفہوم

آپ نے لکھا ہے "آپ (حضرت مسیح موعود) نے شروع دعوے میں اپنے تئیں امتی نبی قرار دیا۔ وصال کے دن بھی امتی نبی فرمایا۔ تو پھر تبدیلی عقیدہ کہاں اور کس طرح ہوئی۔ اگر سنہ ۱۸۹۹ء میں اپنے لئے لفظ نبی کا استعمال آنحضرت صلعم کی عظمت کے منافی قرار دیا۔ (الحکم سنہ ۹۹ء) تو سنہ ۱۹۰۵ء میں بھی اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک قرار دیا۔ (الوصیت) میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ کہ صرف نبی کی تعریف میں ایک تبدیلی ہوئی ہے۔ پس چونکہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مروجہ عقیدہ کے ماتحت نبی کے لئے مستقل اور براہ راست ہونا شرط سمجھتے تھے۔ (الحکم سنہ ۹۹ء) اسلئے تعریف کے لحاظ سے امتی نبی کے لفظ کو محض جزوی نبی کا مترادف قرار دیتے تھے۔ مگر جب آپ پر کھولا گیا کہ نبی کے لئے صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہونا شرط نہیں۔ (ضمیمہ براہین پنجم صہ ۱۳۸) تو آپ نے فرما دیا کہ "ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ (ضمیمہ براہین صہ ۱۳۸) گویا اب امتی نبی کا مفہوم بلند ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسکے بعد حضور نے تیرہ سو برس میں صرف ایک فرد کے یعنی اپنے آپ کے ہی امتی نبی ہونے کا اعلان فرمایا (حقیقۃ الوحی صہ ۳۹۱) اور اپنے لئے جزوی نبی کا استعمال بالکل ترک کر دیا۔ لفظ امتی کا مفہوم بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

(الف) "جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا ہے۔ نہ کہ براہ راست" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۹)

(ب) "امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں۔ کہ تمام کمال اپنا اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہو۔" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی صفحہ ۸)

پس صرف لفظ نبی استعمال کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے منافی تھا۔ کیونکہ اس سے اس مدعی کا براہ راست ہونا سمجھا جاتا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نتیجہ نہ قرار دیا جا سکتا تھا۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ طریق حصول پر دلالت کرنے کے لئے امتی نبی کا لفظ استعمال ہو۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:-

"جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو۔ کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ حاشیہ)

خلاصہ کلام یہ کہ سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد امتی نبی غیر نبی کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نبی ہونے پر دلالت کرنے کے لئے امتی نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

الوصیت میں بھی یہی مذکور ہے۔ فرمایا:- "اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

اس مفہوم کی توضیح حضورؑ نے دوسری جگہ یوں فرمائی ہے۔ "دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوۃ کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو۔" (نزول المسیح صفحہ ۴ حاشیہ)

اب ظاہر ہے۔ کہ "بدترین گناہ" یعنی نبوت محمدیہ کی کسرِ شان غیر مبایعین کے عقیدہ سے ہی لازم آتی ہے۔

مکتوب بنام اخبار عام

آپ نے تحریر کیا ہے۔ کہ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء کے اخبار عام والے خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اپنے تئیں لغوی معنوں کے لحاظ سے نبی و رسول" تحریر فرمایا۔ جیسا کہ ابتداء دعوے میں کہا کرتے تھے۔ لہٰذا تبدیلیٔ عقیدہ کا خیال محض وہم ہے۔ جواباً عرض ہے۔ کہ آپ نے "خط بنام اخبار عام" بغور ملاحظہ نہیں فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں شریعت والی نبوت سے انکار کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ:- "اور جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں۔ وہ صرف اسقدر ہے۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہوں اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا۔ اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے۔ کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو۔ دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے حکم کے موافق نبی ہیں۔ ہاں البتہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ اصطلاح لغت نبوت کی اسلامی اصطلاح سے تطابق رکھتی ہے۔ اسلئے معترضین کو جواب دیتے ہوئے حضورؑ نے اس کا بھی ذکر فرما دیا ہے۔ یہ حوالہ تو تبدیلیٔ عقیدہ کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگر تعریف نبوت میں تبدیلی نہ ہو چکی ہوتی تو جس طرح "ازالہ اوہام" میں فرمایا تھا۔ کہ "نبوت کا دعوےٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعوےٰ ہے جو خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔" (صفحہ ۴۲۱ طبع دوم) اخبار عام کے جواب والے خط میں بھی یہی تحریر فرماتے۔ مگر حضور نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ تحریر فرمایا۔ کہ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔" ان فی ذالک لدلیلاً لقوم یتدبرون۔

آیت خاتم النبیین کے پہلے اور پچھلے معنی

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "ابتدائے دعوے سے ہی ختم نبوت کو کسی نئے یا پرانے نبی کی آمد کے لئے مانع قرار دیتے ہیں۔ اور آخر تک آیت خاتم النبیین کے ہمیشہ ایک ہی معنے فرماتے رہے ہیں۔" افسوس ہے۔ کہ آپ کو اس بارے میں بھی سخت مغالطہ ہوا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت خاتم النبیین کو ہر قسم کے نئے یا پرانے نبی کی آمد کے خلاف قرار دیا ہے۔ لیکن انکشاف حقیقت کے بعد آپ نے جہاں اس آیت کو شریعت لانیوالے اور مستقل نبیوں کی آمد کے منافی قرار دیا ہے وہاں اُسے افاضہ محمدی سے نبوت کو حاصل کرنے والے وجودوں کی خبر دینے والی بھی بتایا ہے۔ پہلا حصہ تو آپ کو بھی مسلم ہے۔ میں اپنے دعوے کے دوسرے حصہ کی تائید کے لئے صرف دو ایک عبارتیں نقل کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) "اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپکا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

(۲) "درحقیقت یہ لوگ اسلام کے دشمن ہیں۔ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں۔ جس سے نبوت ہی باطل ہوتی ہے۔ کیا ہم ختم نبوت کے یہ معنی کر سکتے ہیں۔ کہ وہ تمام برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ملنی چاہئیں تھیں وہ سب بند ہو گئیں۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۴۱)

(۳) "ونعنی بختم النبوۃ ختم کمالاتھا علی نبینا الذی ھو افضل رسل اللّٰہ وانبیائہ۔ ونعتقد بانہ لانبی بعدہ الا الذی ھو من امتہ ومن اکمل اتباعہ" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶)

(۴) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(۵) "ماحصل اس آیت (خاتم النبیین) کا یہ ہوا۔ کہ نبوت گو بغیر شریعت کے ہو۔ اسطرح پر تو منقطع ہے۔ کہ کوئی شخص براہِ راست مقامِ نبوۃ حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔" (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷)

ان عبارتوں سے ختم نبوت کا مکمل مفہوم واضح ہو جاتا ہے۔ اسکی روشنی میں آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کا استدلال سراسر غلط ہے۔ ختم نبوۃ کے بارے میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اردو کا وہ حوالہ بھی نہایت واضح ہے۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں شائع کیا۔ لکھتے ہیں:- "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا نبی ہو یا نیا۔ آپکے بعد ایسا نہیں آ سکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔" (ریویو اردو مئی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۶)

اے کاش! آج بھی غیر مبایعین اور ان کے امیر خاتم النبیین کے ان "سچے معنوں" کو تسلیم کریں جب ختم نبوت کا مفہوم واضح ہو گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت اور دیگر آیات سے نبیوں کا آنے رہنا بیان فرما دیا۔ تو آپ کا اعتراض خود بخود غلط ثابت ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت منوانیکا سوال

آپنے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منوانے کو "ایک ناپاک جرأت۔ لغو اور بیہودہ کوشش" قرار دیا ہے۔ اور اس جگہ غیر مبایعین کا مشہور طنزیہ فقرہ "نبوت مسیح موعود کا دعویٰ نہ تیرہ سال تک خدا سمجھا سکے نہ حضرت صاحب سمجھ سکیں" بھی نقل کیا ہے۔ اگر اسی قسم کے کلمات کے باوجود آپ خود یا غیر مبایعین آپ کو "ایک مخلص مرید" لکھ سکتے ہیں تو نہ معلوم "غیر مریدوں" کا معیار تہذیب کیا ہوگا۔ میں بتا چکا ہوں۔ کہ آپکی یہ بنیاد ہی باطل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے اصل دعویٰ کے سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں لگی۔ باقی رہا لوگوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھنے کا سوال سو ہزاروں لاکھوں اسکو سمجھ رہے ہیں اور دنیا کے فتنوں اور ایذاء دہی کے باوجود خدا کے برگزیدہ

کی نبوت پر ایمان لا رہے ہیں۔ کیا خدا کا فعل آپ کے زعم کو باطل ثابت نہیں کر رہا۔

صحابہ مسیح موعود کی حلفیہ شہادتیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ سے حلفیہ شہادت کے مطالبہ میں غیر مبایعین کا طریق بالکل غیر معقول ہے۔ اس امر پر حلف مانگنا کس قدر غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے دعوے میں غلطی لگی تھی۔ مطالبہ تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ کیا صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہی مقام اور مرتبہ مانتے تھے جسے حضور نے نبوت قرار دیا ہے۔ یا کیا وہ حضور کو نبی مانتے تھے۔ اے کاش غیر مبایع اصحاب سیدھا راستہ اختیار کرتے۔ تو حق نہائت واضح ہے۔ سینکڑوں صحابہ آج بھی موجود ہیں۔ جو حلفیہ شہادت دیتے ہیں۔ کہ ہم حضرت اقدس کی زندگی میں حضور کا وہی مرتبہ مانتے تھے۔ جسے حضور نے خود نبوت قرار دیا ہے۔ اور ہم آپ کو نبی یقین کرتے تھے۔ آپ نے لکھا ہے کہ کوئی غیر مبایع ایسے بھی ہیں۔ جو صحابہ کی در بارہ نبوت حلفیہ شہادت پر بلا تامل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ ایسے دوست شائد ہمارے احباب کی بات تو مانیں یا نہ مانیں۔ میں انکے سامنے مولوی محمد علی صاحب کی حلفیہ شہادت پیش کرتا ہوں۔ جو انہوں نے حضرت اقدس کی موجودگی میں گورداسپور کی عدالت میں دی تھی۔ ۱۳ رمئی ۱۹۰۴ء کو مولوی صاحب نے کہا۔ کہ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں"۔ ۱۶ جون ۱۹۰۴ء کو حلفاً بیان کیا کہ "مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعوے نبوت اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے"۔ کہاں ہیں وہ غیر مبایع جو مبایعین کی شہادت پر بیعت میں شامل ہونے کا اقرار کرتے تھے۔ وہ اپنے امیر کی اس شہادت کو پڑھیں۔ اور اگر سچے ہیں تو خلافت ثانیہ کی بیعت کریں۔ اس شہادت کے فقرہ "مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں" سے واضح ہے۔ کہ حضرت اقدس نے اس دعوے کو کتابوں اشتہاروں کے ذریعہ شائع فرمایا تھا۔ اور مولوی صاحب کو خود اس کا اقرار تھا اسی بناء پر آپ ریویو کی ادارت کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شد و مد سے نبی، رسول اور پیغمبر لکھتے رہے ہیں۔

نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کا فیصلہ کن اشتہار

آپ نے لکھا ہے۔ کہ "اگر تبدیلی عقیدہ یا تبدیلی دعوے یا خواہ کوئی کسی قسم کی بھی تبدیلی ہوتی۔ تو اس کا اشتہار اور مریدوں کے نام فرداً فرداً خطوط کے ذریعہ اعلان کرنا مسیح موعود کا اخلاقی فرض تھا۔" میں بتا چکا ہوں کہ نفس دعوے میں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اس لئے مریدوں کے "آپ کے نئے دعوے کو پسند نہ کرکے علیحدہ ہو جانے" کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ہاں تسمیہ یا تعریف نبوت میں بھی جو تبدیلی ہوئی۔ اس کے سلسلہ میں حضور نے ۱۹۰۱ء میں اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" شائع فرمایا کیونکہ آپ کے ایک مرید نے اسی زمانہ میں حضور کے نبی اور رسول ہونے کے دعوے کے متعلق محض انکار میں جواب دیدیا تھا۔ جیسا کہ آجکل غیر مبایعین دے رہے ہیں۔ تو آپ نے اسکی اس غلطی کا ازالہ فرما دیا۔ اور گو نفس دعوے میں کوئی تغیر نہ ہوا تھا۔ لیکن اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" حضرت اقدس کے دعوے کی معیاری اور مکمل تشریح ہے جس میں آپ نے اپنے دعوے کا نام صراحت اور وضاحت سے نبی قرار دیا۔ اور اسے لفظ محدث سے تعبیر کرنے سے انکار فرمایا۔ چنانچہ جب حافظ محمد یوسف صاحب نے کہا کہ "اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں نے سنا ہے۔ اس میں نبوت کا دعوے مرزا صاحب نے کیا ہے۔" تو حضرت اقدس نے اس کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا۔

"یہ لوگ اسے دعوٰئے جدید کہتے ہیں۔ براہین میں ایسے الہامات موجود ہیں جن میں نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے۔ چنانچہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ اور جری اللہ فی حلل الانبیاء وغیرہ ان پر غور نہیں کرتے"۔ (الحکم ۱۰ رنومبر ۱۹۰۱ء)

یہ اشتہار ایسا قطعی اور فیصلہ کن ہے۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب نے نبوت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کرنا شروع کیا۔ تو ان کے سامنے یہ سخت روک تھی۔ اس لئے آپ نے لکھا۔ کہ "ایک غلطی کے ازالہ میں بھی کوئی نیا دعوے نہیں صرف انہی اعتراضات کا جواب اور تشریح ہے"۔ (پیغام صلح ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء) حالانکہ اگر یہ بات درست تھی۔ تو جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے طریق فیصلہ کے طور پر بیان کیا۔ کہ دونوں فریق اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" کو حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوٰئے نبوت کے لئے آخری فیصلہ کے طور پر تسلیم کرکے اعلان کر دیں۔ اور آئندہ اس مسئلہ میں صرف اسی اشتہار کی اشاعت پر حصر کر دیں۔ تو جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس طریق کو منظور کیوں نہ کیا تھا؟

امتی نبی کا ذکر قرآن مجید میں

آپ نے اپنا دوسرا شبہ یوں تحریر کیا ہے کہ:- "حضرت صاحب کا دعوٰی امتی نبی کا ہوا۔ اب حضرت صاحب قرآن و حدیث کے تابع ہیں لیکن یہ لفظ امتی نبی نہ کہیں قرآن میں ہے نہ کسی حدیث میں میں نے پڑھا ہے لیکن یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اس لفظ کا کوئی مترادف قرآن و حدیث میں نہ ہو یا اسکی کوئی اصل ہی نہ ہو۔ تو وہ لفظ نبی تو ہے نہیں دوسرا لفظ محدث ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے"۔ اس کے متعلق معلوم ہونا چاہیئے امتی نبی کے لفظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے فیض نبوت پانے والا نبی مراد ہے جیسا کہ حوالہ جات مذکورہ بالا سے عیاں ہے اس قسم کے نبی کے لئے قرآن و حدیث میں مترادف و اصل موجود ہے قرآنی آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین وحسن اولئک رفیقا (نساء ع ۹) میں امتی نبی کو مطیع نبی کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے آیت آخرین منھم پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنیوالی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا" (تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۶۷) اس قسم کے امتی نبی کے وجود پر آیت خاتم النبیین بھی دلالت کر رہی ہے۔ (حقیقۃ الوحی صہ ۹۷) غرض جب امتی

نہایت ضروری گذارش

"الفضل" مورخہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں اُن احباب کے نام شائع ہوئے ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہے۔ امید ہے۔ احباب جلد سے جلد چندہ ارسال کرنے کی سعی فرمائیں گے۔ لیکن جن کی طرف سے ۱۰ نومبر ۱۹۴۱ء تک چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب وصول نہ ہوگا۔ ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم احباب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمادیں۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ ان دنوں کاغذ کی شدید گرانی کے باعث سخت مالی مشکلات درپیش ہیں لہذا انہیں چاہیئے۔ کہ اس نازک دور میں ہر ممکن تعاون فرمادیں۔ اور حتی الامکان ہمیں نقصان سے بچائیں۔" منیجر

"الفضل" کی توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اگر آپ خریدار ہیں۔ تو اپنے حلقہ میں دوسروں کو خریداری کی تحریک فرمادیں۔ اگر خریدار نہیں تو خریدار بنیں۔

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجیئے ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچیئے۔ پہلی سروس ۸ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی منیجر کراؤن بس سروس
بشمولیت
رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

خالص اور مجرب ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں آپ کو ہر قسم کی ادویہ مہیا کر کے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کیلئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کیلئے مفید ہے قیمت فی تولہ ۴ر ۔ ۶ ماشہ ۲ر ۔ ۳ ماشہ ۱۰ر

اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

مکرمہ محترمہ جنابہ سردار بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ گرلز سکول دولمیال ضلع جہلم تحریر فرماتی ہیں:-

"میری آنکھوں میں مدت سے ککرے تھے۔ اور کثرت سے پانی بہتا تھا۔ میں نے چند روز آپکے سرمہ ممیرا خاص کو استعمال کیا۔ واقعی آنکھوں کے مریضوں کے لئے یہ ایک لاثانی دوا ہے۔ اور خاص کر ککروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔"

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں کلاس I گریڈ = ۶۵ - ۵/۲ - ۸۵ کے چار کلرکوں کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ علاوہ ازیں بیس آدمی منتخب کر کے "فہرست انتظاریہ" پر رکھے جائینگے تا ان سے آئندہ خالی ہونے والی اسامیاں پُر کی جاسکیں۔ لیکن ۱۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو اس "فہرست انتظاریہ" سے تمام نام خارج کر دیئے جائیں گے۔ عمر ۱۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو بیس اور تیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ تعلیمی اوصاف بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی یا سینئر کیمبرج یا اسکے مترادف امتحان ہے۔ سابق فوجی آدمی (جن میں ریزرو فوج کے شامل نہیں) جنکی عمر چالیس سال سے کم ہو۔ اور جن کے پاس سپیشل آرمی سرٹیفکیٹ (برطانی نیز ہندوستانی فوج کے) یا فسٹ کلاس انگریزی سے فرسٹ کلاس اردو (انڈین آرمی) سرٹیفکیٹ یا سیکنڈ کلاس (برٹش آرمی) سرٹیفکیٹ ہو۔ ان پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۴۱ء ہے۔ مکمل تفصیلات ایک ایسا لفافہ آنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو (اسمیں خط نہ ہو) اور جس پر درخواست کنندہ کا ایڈریس جلی حروف میں لکھا ہو مہیا کی جائینگی۔ یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام آنا چاہیئے۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں:-

"Vacancies of Clerks in intermediate Grade."

جنرل منیجر لاہور

اخبار "فاروق" سال بھر مفت لو

جنگ کی وجہ سے ہر چیز تو گراں ہو گئی تھی مگر کاغذ اتنا مہنگا ہو گیا ہے۔ کہ اخبار والوں کو مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ کاغذ مہنگا چھپائی مہنگی۔ مگر چندہ اخبار کا وہی ہے۔ جو جنگ سے پہلے تھا غرض آمدنی تو گھٹ گئی۔ مگر خرچ چار گنا بڑھ گیا۔ بڑے بڑے اخبار چیخ اٹھے۔ تو بیچارہ "فاروق" کس گنتی میں ہے۔ اگر یہ تحریک جدید کا اخبار نہ ہوتا تو سب سے پہلے بند ہو گیا ہوتا۔ لیکن احمدیت کی غیرت گوارہ نہیں کرتی۔ کہ "فاروق" کو بند کر دیا جائے۔ اسلئے میں جہاں تک مجھ میں طاقت ہے۔ اس کو اسی چندہ پر جسطرح بھی ہو جاری رکھوں گا۔ البتہ آپ سے تعاون کی درخواست کرونگا! اور وہ بھی اس طرح کہ آپ کو "فاروق" سال بھر تک مفت پڑ جائے۔ "فاروق" میں حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے۔ لہذا جو دوست آج کی تاریخ سے ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء تک اخبار فاروق کی خریداری منظور کریں انکو دو روپیہ آٹھ آنہ کی مندرجہ ذیل دو کتابیں انعام دی جائیں گی۔ (۱) تبلیغ رسالت جلد نہم قیمتی ایکروپیہ اور تبلیغ رسالت جلد دہم قیمتی ڈیڑھ روپیہ۔ یہ کتابیں قصہ کہانی یا لغو ناول وغیرہ نہیں ہیں۔ ان دونوں کتابوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آٹھ سال کے وہ اشتہار تلاش کر کے جمع کر دیئے ہیں۔ جو حضور نے ۱۹۰۰ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وصال تک اپنے دست مبارک سے لکھکر بطور اتمام حجت شائع کئے اور آج وہ کسی جگہ سے دستیاب نہیں ہوتے۔ پس آپ آج ہی ڈھائی روپیہ چندہ اخبار اور ۴ر محصولڈاک کتابوں کا کل ۲؎ ۱۲ر کا منی آرڈر ارسال کر دیں۔ تو آپ کو یہ موتیوں کا خزانہ بھیجدیا جائیگا۔ اسطرح اخبار آپکو سال بھر مفت ملیگا اور اگر وی۔ پی منگائیں تو تین روپے کا وی۔ پی بھیجا جائیگا اڑہائی روپیہ چندہ فاروق اور ۸ آنے خرچ وی۔ پی ہوگا یہ رعایت صرف ایک سو ۱۰۰ خریداروں کو دیجائیگی۔ جلدی کریں اور اس بےمثال رعایت سے فائدہ اٹھا کر مفت اخبار سال بھر حاصل کریں۔ درخواست خریداری اور منی آرڈر حسب ذیل پتہ پر جلد روانہ کریں۔

منیجر دفتر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۔ ۳۱ اکتوبر۔ ماسکو جانے والے رستوں پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور دشمن بھاری نقصان اٹھا رہا ہے۔ جرمنوں نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ کریمیا میں ان کی فوجیں داخل ہو گئی ہیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ روسی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روسیوں نے اسلحہ ساز کارخانے بڑی سرعت سے دوسرے مقامات پر منتقل کر لئے ہیں۔ اور نئے علاقہ میں انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے۔ کیف کے کارخانوں نے دوسری جگہ جانے پر صرف تین دن کے اندر اندر کام شروع کر دیا۔

واشنگٹن ۳۱ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ جن کارخانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ وہاں قبضہ کر لیا جائے۔ اور وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ اس وقت ملک خطرہ میں ہے۔

شنگھائی ۳۱ اکتوبر۔ برطانوی افسروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ چین کے جس علاقہ پر جاپان نے قبضہ کر رکھا ہے۔ وہاں رہنے والے انگریزوں بالخصوص عورتوں اور بچوں کیلئے یہی مناسب ہے۔ کہ وہاں سے واپس چلے آئیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ کل تھائی لینڈ (سیام) میں آئیندہ سال میں ۱۰ کروڑ ۱۰ لاکھ باٹ کی رقم ملک کے بچاؤ پر خرچ کرنے کے لئے رکھے گئے۔ یہ رقم موجودہ سے تین گنا زیادہ ہے۔

انقرہ ۳۰ اکتوبر۔ یہ افواہ زوروں پر ہے۔ کہ روسٹوف کے علاقہ میں جرمن پیشقدمی برطانی گورنمنٹ کے لئے موجب تشویش ہو رہی ہے۔ اور قبل اس کے کہ جرمن فوجیں کاکیشیا پر حملہ کریں۔ برطانیہ وہاں ابتداء کر دے گا۔ ایران کی راہ سے جرمنوں پر چڑھائی کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔ اور چند روز میں ہی جنرل ویول کہیں نہ کہیں چڑھائی کر دیں گے۔ یہ بھی مشہور ہے۔ کہ جرمنوں نے ٹرکی پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے۔ کہ وہ انگریزوں کو آگے بڑھنے سے روکے مگر انگریزوں نے ترکی کی غیر جانبداری کا پورا پورا احترام کرنے کا یقین دلایا ہے۔

دہلی ۔ ۳۰ اکتوبر۔ حکومت ہند کے اقتصادی مشیر ڈاکٹر گریگری پنجاب اور سندھ کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ تاکہ گندم کی صورت حالات کا اندازہ کر سکیں۔

چونکہ گندم کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے اسلئے حکومت ہند نے قیمت مقرر کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

ٹوکیو ۳۰ اکتوبر۔ جاپان گورنمنٹ نے لوہے۔ فولاد۔ کوئلہ اور بعض دیگر اہم صنعتوں پر سرکاری کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تمام اہم ایسوسی ایشنوں کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ اہم صنعتوں کو جنگی معیار پر لایا جائے۔

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ انڈین سولجر بورڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو سپاہی اس جنگ میں اپنی بینائی کھو بیٹھیں گے۔ ان کو پانچ روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات روسی طیاروں نے برلین پر چھاپا مارا۔ اور صنعتی کارخانوں پر شدید بمباری کی۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ بلغاری ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کریمیا میں جرمن فوجوں کو جو کامیابی حاصل ہوئی۔ اس سے جرمن فوجیں آسانی کے ساتھ کاکیشیا میں داخل ہو سکینگی۔ اور اوپر سے روسٹوف کا محاصرہ کر لیا جائیگا۔ اور اس طرح کاکیشیا کی طرف بڑھنے والی روسی فوجوں کا رستہ بھی کاٹ دیا جائیگا۔

انقرہ ۳۰ اکتوبر۔ ترکی کے جشن استقلال پر ترکی فوجوں کی عام پریڈ ہوئی۔ اور صدر جمہوریہ کو سلامی دی گئی۔ صدر نے ایک تقریر کرتے ہوئے اپنی فوجوں کی بہادری اور جوانمردی پر اظہار اعتماد کیا۔ اور اس کے بعد مختلف حکومتوں کے ڈپلومیٹک نمائندوں سے ملاقات کی۔ جرمن سفیر حافظ پاپین نے بھی پریڈ کو دیکھا۔ ترکی سپاہیوں نے برطانی فولادی خود پہنے ہوئے تھے۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ وارسا اور پولینڈ کے دوسرے شہروں میں جرمنوں کے خلاف بغاوت شروع ہو گئی ہے۔ پول کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ مٹ جائیں گے۔ مگر غلام نہ رہیں گے

لنڈن ۳۰۔ اکتوبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ روس کے جنوبی محاذ پر جرمن حملہ بہت زیادہ خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور روسٹوف کے لئے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ روسیوں نے مان لیا ہے کہ جرمن فوجیں تین اطراف سے ماسکو پر بڑھ رہی ہیں۔ اور گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں وہ کچھ اہم علاقہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ روسی فوجوں کی منظم مزاحمت ختم ہو گئی ہے۔ اور اب جرمن فوجیں ڈونیز کی گھاٹی کے پرلے سرے تک جا پہونچی ہیں۔ اور اس علاقہ میں گھری ہوئی روسی فوجوں کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ اگر جرمن فوجیں دریائے ڈان کو عبور کر گئیں۔ تو کاکیشیا میں ان کے داخلہ میں کوئی چیز مانع نہ ہو سکے گی۔

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی مختلف جیوٹ ملوں کو دس کروڑ بوریوں کے آرڈر دیئے گئے ہیں۔ جو اکتوبر ۱۹۴۲ء تک تیار ہوں گی۔

پشاور ۳۰ اکتوبر۔ افغانستان سے جو جرمن نکالے گئے ہیں۔ ان کا پہلا دستہ جو ۱۰۱ مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ یہاں پہونچ گیا ہے۔ ان کے ایک سو باقی ساتھی کل پہونچیں گے۔ اور عراق اور ترکی کے رستہ جرمنی پہونچا دیئے جائیں گے۔

واردھا ۳۰ اکتوبر۔ ستیہ گرہ کے متعلق گاندھی جی نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ اگر اس وقت عام سول نافرمانی شروع کر دی جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے۔ کیونکہ اتفاق موجود نہیں۔ اس لئے انفرادی ستیہ گرہ ہی اس وقت موزوں ہے سردست الحال کانگرس کی موجودہ پالیسی اور پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں کی جانی چاہیئے۔ کانگرس کو اس مرحلہ پر دوبارہ وزارتیں بھی نہ سنبھالنی چاہئیں۔ میں ستیہ گرہ کی رفتار سے مطمئن اور ملک کے مستقبل سے مستغنی پُر امید ہوں۔ اگر آزادیٔ تقریر ملنے پر اب ستیہ گرہ کو بند بھی کر دیا جائے۔ تو جنگ کے بعد پھر اُسے شروع کر دیا جائیگا۔ سول نافرمانی کی موجودہ جنگ میری آخری جنگ ہے۔

لنڈن ۔ ۳۱ اکتوبر۔ ماسکو کے باہر کے مورچوں پر جرمن زور کے حملے کر رہے ہیں۔ انہیں آگے بڑھنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ماسکو کے دکن میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ تولا سے خبر آئی ہے کہ بڑی سخت لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ اگرچہ روسیوں کو بعض مقامات سے پیچھے ہٹنا پڑا مگر وہ بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ روسی آج کل موسیو سٹالین کی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ یعنی پیچھے ہٹنے سے پہلے تمام ایسی چیزیں جو دشمن کے کام آ سکتی ہوں تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ یوکرائن کے متعلق ایک اخبار کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ جرمنی نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر کم از کم ایک سال اسے کسی قابل بنانے میں لگے گا۔

لنڈن ۔ ۳۱ اکتوبر۔ روسی مہم کا جرمنی کی اندرونی اقتصادی حالت پر یہ اثر پڑ رہا ہے۔ کہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ کسی ضروری کام کے علاوہ ریل گاڑیاں کسی اور کام کے لئے استعمال نہ کی جائیں۔ کیونکہ روسی جنگ کی وجہ سے ان پر بہت بوجھ ہے۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ تمام فرانس میں پانچ منٹ ہڑتال اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ جرمنی نے ایک سو بے گناہ آدمیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا ہے۔ آزاد فرانس کی افواج بھی اس میں شریک ہونگی

لنڈن ۔ ۳۱ اکتوبر۔ بدھ کے دن ایک جاپانی گشتی دستے نے سرحد پار گولی چلا دی جس سے ایک کسان زخمی ہو گیا۔ برطانیہ اس معاملہ کی چھان بین کر رہا ہے۔ اس کے بعد زخمی کسان کے متعلق ہرجانہ مانگا جائے گا۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ برطانیہ کے امیر البحر نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یونانی بیڑے نے ہمارے بیڑے کے ساتھ ملکر قابل قدر کام کیا ہے۔ اور اس وقت تک وہ پچاس ہزار ٹن کے اطالوی جہاز غرق کر چکا ہے۔ دو آبدوزیں اس کے علاوہ ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر :۔ غلام نبی